منشور محمدی

منشور لاہور — محتاج بخانہ — باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد — توریت بلا تورپہ انجیل متجیل — گویا صفت و سیرت پیمبر و محمد

مطبوعہ شعبان المعظم ۱۳۰۴ھ ۲۹ پرچہ عیسوی ۱۸۸۷ء

اشتہار اخبار عشرہ واربعین ترویج مذہب عیسوی جسکی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ مع محصول ڈاک نام تمام آنی چاہئے

بقیہ الدلیل القوی لترویج الدیانۃ العیسوی

قولہ (دراہوش ہے تماؤس ۳-۱۶- ملاحظہ فرمائے کہ الوھیت المسیح ما کانت فی الحد معین بل جسیمہ مسیحا بھا) **اقول** آپکے تماؤس کی تو یہی عبارت ہی اور یقیناً صلاحیت کا سر غریب عظیم ہے خدا جسیم مین ظاہر ہوا روح سے ثابت کیا گیا فرشتون کو نظر آیا اغیار مین اسکی منادی کی گئی دنیا مین اوسپر ایمان لائے جلال سے اوپر اوٹھایا گیا انتہی۔ پس اس مین یہ کہان لکھا ہے کہ اسکی الوہیت حد معین مین تھی بلکہ اس سے تو صاف ظاہر ہی کہ اوسکا ظہور باعتبار جسمیت کے تہا اور کوئی جسم غیر محدود معین نہین ہوا کرتا بلکہ جسم کی تو یہی تعریف ہے کہ مالہ حد معین او یوجب فیہ ابعاد ثلثۃ الخ یعنی الطول والعرض والعمق کما لا یخفی ومن ادعی خلافہ فعلیہ البیان **قولہ** کفارہ شئی دال بعدول للمسیح یطلق بالدلالت تضمنی ہی **اقول** واضح ہو کہ پادری صاحب نے جو قاضی صاحب کے اس سوال کا جواب دیا ہی الوھیت المسیح نے اپنی جامہ انسانیت کو کسکے آگے کفارہ گذرانا جسکے باعث وہ کفارہ مذکور کا فاعل قرار دیا گیا انتہی۔ پس ظاہر ہے کہ قاضی صاحب نے کفارہ المسیح کو مناقضۃ علی الوھیۃ تحریر فرمایا اور پادری صاحب نے اسکا یہ جواب ارشاد کیا کہ مسیح کو کفارہ مین دلالت تضمنی کے نسبت ہی اور اس سے پادری صاحب کے شاید غرض ہے کہ مسیح من حیث ھو مسیح مجموعہ کفارہ و مسیح سے

سلمہ قاضی واعظ الدین صاحب واعظ دربار انجیلی ساکن کلکتہ سلمہ اللہ تعالی

سے عبارت ہی تو ایک جز کفارہ ہوا اور ایک جزا اوسکا قبول کرنے
والا ٹھہرا اور اس تقریر سے اوسکو کوئی غیر کا جب محتاج نہونا پڑا
تو مسیح الوہیت بحالہ قایم و مستقر ہے مگر پادریصاحب نے یہ
نہ سوچا کہ اوس میں افتقار الی الاجزاء تو ضرور لازم آتا ہی
اور وہ منافی الوہیت ہی کما لایخفی پس کوہ کندن و کاہ
برآوردن کی بھی معنے ہی اور پھر دلالت تضمنی میں ہر دو جز
اوس ماہیت کے ساتھ برابر رہتے ہیں جیسے انسانیت میں حیوانیت
و ناطقیت کبھی منفک نہیں ہوسکتے اور مسیح کفارہ میں مدت
تک انفکاک و انفصال رہا اور پھر ایک آن کے لئے اجتماع و
پھر فوراً افتراق و انفکاک ہوگیا پس دلالت تضمنی بھی عجب
دلالت ہی جو پادری صاحب کے مشن سے نکلتے اور سوا اون کے
اور کسیکو کب سوجھتی ہی **عجب** این کار از تو آید و مردان
چنین کنند **قولہ** فیکون المقابلۃ بینہ وبین المفہوم
المنتھی تضادا لغۃ لاتضادا فکیف یوجب تضاد الحکمین
فقط **اقول** بصورت تسلیم بھی تضاد حقیقی و علمی
سبیل الاستثنا ہی یا افتقار اول باطل ہے کیونکہ عیسائیوں کے
نجات کا مدار یہی کفارہ ہی و شق ثانی سبطلان الوہیت ہی کما لایخفی
پس اس تاویل علیل سے بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا اور تضاد میں
بھی تضاد ہی ثابت ہوا۔ **ع** پایکی انگلہ اور الف کی
نیلر جیتی نہیں۔ لاکھ چاہت کو چھپائے کوئی پر چھپتی نہیں
قولہ لفظ جو یا میں اسم مفعول مادہ تیم خدا الصلۃ و عاید
وہ جملہ خبر یہ ہے لہذا الکمپل جملۃ الکمنے فعل یعنی ایمان
لانے پر غور کرنا لازم ہی جو فی الواقع مقترن بزمان المکونین
تھا نہ بر عموم اتہای مذکورہ متعلق بزمان امکان موجودہ ہیں
المسیح والمؤمنین **اقول** خیر ہے مسلمانوں کی کوئی ضرر

کی بات نہیں ہی بلکہ بس وجہ اونکی خوشی کی خبر ہے لیکن پادری
صاحب یہ تو فرمائیں کہ کلمہ جو یا مَن میں قید زمانی کہاں سے ہوسکتے
اور اس عام کو خاص کیونکر بتاتے ہیں اور جو کوئی اپنی جورو کو
طلاق دی نکاح کرے زنا کرتا ہی لوقا ۱۶-۱۸ کا جواب
لکھتے ہیں **ع** یاں وہی ہیں در دہن نازنین۔
شام شفق جلوگر این گل دیگر شگفت **قولہ** ہرگاہ کہ ذات
اللہ و مسیح متحدہ بالماہیت ہی تو ارشاد کہ صفات ذات اللہ
والمسیح ہوکر از افراد ماہیت مذکور ہی باین وجہ قول المسیح
واللہ وہی الصفتہ متحدہ بالذات واحدۃ الی العارفین
ظاہر ہے **اقول** بدلائل مذکورہ بالا صغری باطل
ہے فالکبری مثلہ فنتیجتہ باطل جدا کما لایخفی **قولہ**
یراد بالختن الابراہیم لتعمیل الحکم اللہ ایمان
می لاننا نحن الختان الذی نوبی اللہ بلا یمان
ما موجود فی القلوب عیسائیان ظاہر ہے۔
اقول واہ کیا ہی بیچ میں عبارت ہی کہ جسپر طلبہ
مدرسہ قہقہہ لگائے اور تہمہ مارتے ہیں پادریصاحب
سیدھے سادے اردو ہی عبارت کیوں نہیں لکھتے جو
جو ایسے ہندی عربی لکھکر اپنی قابلیت کی شیشہ کو پاش
پاش کرتے ہیں لفظ ختان جسکا ترجمہ عہد عتیق کے
اردو ترجموں میں کہنہی اور انگریزی میں فورسٹ
صاف لکھا ہوا ہی حسب اقرار پادریصاحب خود وہ وہی
ہیں اور پھر بسبب لکھنے انکے تمام عیسائیوں کے قلوب
میں یہ موجود ہی نعوذ باللہ **ع** شرط سلیقہ ہی
ہر اک امر میں۔ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہئے۔
قولہ موت و باز زندہ ہونے مسیح کے تو ہم بسبب

کلام اللہ ہو فرمن لا آپ اونسے انکار فرماتے ہین تو یہہ
فصبہ ھوی فی القضیہ سالتہ الشی خولت
حروف لیلب جزء من ظرفہا بمعدولتہ بعدو
الحرف الذی فیہا من معناہ الاساس کی
کیا دلیل ہے **اقول** سبحان اللہ دعوی دلیل کو دیکھکر
حیران رہی اور دلیل دعوی کے طرف نگران ایسے خبط
وبالکل بے ربط عبارت کا کوئی کیا جواب لکھی اور ایسے بیہودی
بیہودہ لالہ کو کون منہ لگائے مگر بطور ملخص المطالب یہہ لکھا جاتا
ہے کہ جب موت و باز زندہ ہونے مسیح کے پادریصاحب مقر
ہین (جسکو بدتمیزی و بے امتیازی سے سو قرر لکھتے ہین)
تو وہ اسکی مدعی ہوے اور اونکا خصم منکر اور اثبات دلیل عہدہ
مدعی ہی نہ منکر کما لایخفی علی المناظرین والمہرۃ من المتکلمین
پس پادریصاحب اسکی دلیل بیان کرین والا چپ رہین قل
لئن والا فاسکت **قولہ** تصل توفی الاثبات
التورات والانجیل قرآن سے ہی **اقول** حاشا وکلا
آپکے ان توراۃ و اناجیل کذابہ کا ثبوت قرآن مین کہین نہین
ہی اور فرضاً ہو بھی تو قرآن آپکا ماخذ استدلال نہین
اوس سے آپ کیونکر اپنا مطلب ثابت کر سکتے ہین **سہ** بیار
عنان مبر از دست کس سید ہی ایچنین چہ کردی **قولہ**
چنانچہ مرقوم فی القرآن ان التورات والانجیل
انزلوا من اللہ یبشروا المذنبین کے آپ انکار فرماتے
ہین تو وہ سراسر تناقص ہے والاختلاف القضیتین
بالایجاب والسلب الخ **اقول** آپ کی مزخرفہ عبارت
قرآن کی آیت نہین بیچ آپ بہتان باندھتے ہین خدا آپکو
اس سے توبہ کرے اور ایک نہایت بیہودی طور سے تناقص

کلام جو آپنے الزام علیہ کیا ہی وہ بنائے فاسد علی الفاسد ہی لو بس
قولہ لیلا یشوش الذہن الطالبین **اقول** مضاف
کو معرف باللام کرنا اور رہا البعد کے بعد قال سے فاء کو حذف کر دینا
اور رایت کے بعد حرف ہ سے اپنے کسی خیالی مرای کو منظور
نظر رکہنا اور لا تکتموا الحق کو لا تکتمل لکہنا یا دریصاحب
کے صرف و نحو کا نمونہ ہے اور علی ہذا القیاس صوب المقرعۃ
للفرس عقلہ وبجواب الجواب بیہ اش وبالفہم
الجاہلین وللتادیبا و لا تکن من الرجال
متعصبین وغیرہ جملہ مہملہ اونکی گلستان قابلیت
کا گلکونہ اور پادریصاحب نے جو لفظ محمدی پر اٹک کر اطاعت
ائمہ وغیرہ کیطرف اشارہ کیا ہے تو پادریصاحب ان مباحث
کو بیچمین نہ لاوین ورنہ سر دہنے مین پادریصاحب انجلو کا
مشن اور کلکتہ کے تمام رومن تہولک وغیرہ فرقہ مختلفہ کے
لائبریری اسکے جواب دینے کے لئے کہڑا کہڑا ہی رہے ہیہ
پادریصاحب کو فرنگی محل کے بدلہ لال بازار یاد پڑیگی و
تادیب و تنبیہ کی جگہہ توبیخ و تعذیر ٹہہریگی **سہ**
بے محابا گفتگو اچہی نہین - آپ کی یہہ ہی وہوا بہی نہین
قولہ اقول ھو القولنا الی قولہ بسم اللہ کہتن
غلط ثابت کرنا تو آپ کی اظہار کمال لیاقت ہی **اقول**
اولا قول پر جو ضمیر متکلم کی طرف مضاف بہی ہی الف لام
داخل کرنا و علی ہذا القیاس اخبرنی بالمعنیہا کو معرف باللام
کہنا اسکو ملاحظہ کرنا چاہئے وثانیاً پادری صاحب ذہن
کی صفائی ذرا اس مین بہی دیکہنا چاہئے کہ جناب معین
الواعظین مولوی تفضل حسین صاحب نے جو انکی بسم
اللہ الولد الاب والابن والروح القدس کو

بدلائل شتی باطل کرکے کیھ فرمایا کہ بندہ نے جو معائنہ کیا تو
جمع شتی بمعنے مختلف ۱۲ محمد حفوظ
اول بسم اللہ ہی کو غلط پایا اسپر پادریصاحب نے بڑی
قابلیت کرکے یہ جملہ جڑا تو اوسکے جواب مین اگر کوئی کہے
کہ پادریصاحب کی سمجھہ تو ویسی ہی ہی کہ جب جناب مسیح
نے اپنی ہیکل جسمانی کا ذکر کیا تو یہودیون نے اوس سے
ہیکل سلیمانی سمجھہ لیا تو پادریصاحب کیا جواب دینگے
قولہ بسم اللہ الواحد والاب والابن والروح
القدس **اقول** اللہ موصوف والواحد اسکی
صفت موصوف صفت ملکر ایک مفہوم خاص ہوا اور
الاب والابن والروح القدس اسمای ثلثہ اوس پر
عطف ہین اور مجموعہ چار ہوے پس اب پادریصاحب کی
تثلیث کیا ہوی وثانیاً کیا وجہ ہی کہ پادریصاحب نے اللہ کو
بصفت واحد موصوف کیا اور اسمای ثلثہ کو فقط اوسپر
عطف کردیا اس سے تو آپ کی استقلالیت مین جہول پڑا
معلوم ہوا ہی کہ لاتخفی وثالثۃ برابر سنتے تھے کہ عیسائی لوگ
اللہ الواحد کو اب ٹھہراتے اور قائم ثلثہ کو ایک اقنوم مانتے
ہین مگر اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اب کوئی اور ہی مفہوم ہے
مفہوم یہ وہی ہی جسکو کلیسیا وغیرہ مین اب وفادر وغیرہ
کرکے لکھا ہی مگر ہم کہتے ہین کہ وہ کیونکر ہوسکتے ہین کیونکہ وہ
دوجھون وکروڑون ہوچکے ہین اور ابتک ہوے چلے جاتے
ہین فاللہ اعلم بمراد عبادہ وتعالی اللہ عما یقول
الظالمون وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** فویل
للذین یصرون علی ما فعلوا وھم متعصبین
اقول پادریصاحب جو عبارت لکھتے ہین وہ انکو کبھی
اور جو تحریر کرتے ہین وہ انہونکو بھی معلوم نہین کہ اس عبارت

مین یصرون کے نون کو کس نے ساقط کیا اور پھر مضارع
پر ماضی کیون معطوف ہوا اور اوسکی بھی الف کا پتا تھین اور وہ
مبتدا کی خبر متعصبین یا نون سے متحریر ہوی اب اسکو سہو
کہین یا پادریصاحب کی نئی نحو **سہ** ہر رنگ انکا ہے
جدا رنگ - ہر ڈھنگ انکا ہی نیا ڈھنگ **قولہ** کسی عیسائی
نے بعوض صفات رحمن رحیم ان اسمای اب ابن وروح
القدس کے تئین مندرج نہین کیا **اقول** دروغ گو بم بروے
تو بھی کہنے کیا اور پھر سب کا حال کیا معلوم معین الواعظین
کی تو یہی عبارت ہی پھر عبارت بجاے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے پرچہ مذکور مین تحریر پائی وہو ظاہر - اسکے بعد آیات
قرآنیہ کے طرف من حملہم کی ضمیر پھیرنا اور پھر تحریف کا کچھہ
ذکر نا اپنی قابلیت کا اظہار کرنا ہے پادریصاحب کو چاہئے
کہ ذرا عبارت کو سوچ بچار کر لکھا کرین اور بحث تحریف کو
رسالہ تعریف القرآن وغیرہ مین ملاحظہ کرین یا پادری خر
عیسے صاحب (جو ان مضامین کو پادریصاحب کے
کان مین پھونکنے والے ہین) سوالون کے اجوبہ محررہ
المولوی الحکیم محمد عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ عربیہ کلکتہ
مین مطالعہ فرماوین فھو یشفی العلیل ویروی
الغلیل **قولہ** نحن نومن کما قیل بالانبیاء
المتقدمین ومتاخرین ان اللہ واحد فی
ثلثۃ اقانیم **اقول** ما قیل باحد من الانبیاء
من لدن آدم الی ابراھیم ومن الی الکلیم وعیسی
علیھم الصلوۃ والتسلیم ان اللہ واحد فی
ثلثۃ اقانیم ومن ادعی فعلیہ الاثبات بالبراھین
القویم **قولہ** تثلیث فی التوحید ما نانیمی مذہب عیسیٰ

اصل اصول ہے **اقول** لیکن بخلاف تعلیمات المسیح وحواریان
مقبول ہے **قولہ** فی التورات الاصحاح اول آیۃ ۲۶ قال اللہ
عند خلق آدم لنخلقن انسانا علی صورتنا وفی
الاصحاح الثانی قال تبارک وتعالیٰ عند ما اراد ان
یخلق حواء لا نخلق ازیکون وحدہ فلنجعل لہ
معینا مثلہ پس ذات اللہ کو واحد ہی الایہ آیات مذکورہ بالا
خود اللہ تعالیٰ وتقدس نے اپنی تئین جمع متکلم میں ظاہر کیا لہذا عیسائیان
ذات باری کو تین فی ثلثۃ اقانیم مانتے ہین جسکے دلائل از اقوال حکما
وعقلا ہم عقلاً ظاہر ہین کما قال اللہ تعالیٰ یعرف بالاجزاء علان
اللہ تعالیٰ لو کان فی الکثرت لکان وجودہ کلی ما مقول
علی الاجزاء سواء کانت ذھنیۃ وخارجیۃ فان
یکون جمیعھا واجبات احدھما لا ینافی الوجوب الی الثانی
ما لا ینافی التمام الماھیۃ الواحدۃ وبہ دیگر اقوال ہم
مشیت ہے کما قال الافلاطون فی الرسالۃ الاصول
اللہ تعالیٰ ممتاز فی الوجود کلی ما یمنع شرکتہ الاجزاء
الذھنیۃ ما محصر فی الجنس والفصل وباز قال المصنف
ان تبارک وتعالیٰ ممیز بالذات متحدۃ بالاقانیم فالاقنوم
اول وھو الذی لا لغت فیہ والثانی من یظھر من کل
صفات الذات اللہ ولحد الاخر الے جناب مولوی صاحب
ایسہ اقوال مذکورہ بالا سے اللہ واحد فی الثلثۃ اقانیم اظہر من الشمس
ہے **اقول** اس عبارت مین جسقدر اختلال لفظی ہین عربی دان
خوب جانتے ہین باقی اور لوگون کے لئے لکھنا ایک لغو فضول ہے

لہ ضمیر کی کوئی حاجت نہین ۱۲ محمود ۱۲ سہ لا تحزن
چاہیئے ۱۲ ۱۲ سہ خداوند چاہیئے ۔ محمود ۱۲
سہ تمام چاہیئے ۔ محمود ۱۲ ۔

اس لئے اس سے اعراض کرکے صرف اختلال معنوی کی کچھ بہار دکھائی
جاتی ہے پس اولاً جاننا چاہیئے کہ پادریصاحب اثبات تثلیث
پر توریت کے دو آیات نقل کرتے ہین اور ان دونو سے
فقط یہی دلیل پیش کرتے ہین کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے کو بصیغہ
جمع متکلم ارشاد فرمایا اس لئے معلوم ہوا کہ خدا مجموعہ اقانیم ثلثہ
سے عبارت ہے تو بڑا تعجب ہے کہ اتنا بڑا اہم مسئلہ کہ جسپر تمام
عیسائیون کی نجات موقوف ہے اور دعوی یہ ہے کہ تمامی انبیاء
واصفیا اسکی خبر دیتے و تاکید کرتے آئے اوسکا بیان توریت
مین صرف ایک مقام ہے اور وہ بھی ایسا اشارون وکنایون
مین دیا ہوا ہو کہ اونکا خصم اگر ذرا انکی تو تمام عیسائیون کی
مکاری ایک جا کھوتا نیا ظاہر ہے کہ اصل توراۃ عبرانی
زبان مین ہے اور جیسے اوسکی واقفیت یہودیون کو ہے
عیسائیون کو اوسکے عشر عشیر بھی نہین پس جبکہ ان آیات سے
کوئی یہودی اقنوم ثلثہ کا مفہوم نہین سمجھتا تو یہ عیسائیون نے
کہان سے اور کیا **ھوتا الٰھنا** توریت کی شرحون مین اسے
آیتکے نیچے اس وہم کے تردید بڑے بڑے عیسائیون نے
بھی کی ہے چنانچہ تبیین الکلام وغیرہ مین اسکا نمونہ موجود ہے
من شاء فلیرجع الیہ **اقولاً** ہر زبان کا قاعدہ
ہے کہ امر عظیم بالشان کا بیان یا شخص معظم اپنے کو بصیغہ جمع
ذکر کیا کرتا ہے اگرچہ وہ واحد ہی ہوتا ہے جیسے آج کل بھی
حکام کورٹ جب تجویز لکھنے یا کوئی حکم نافذ کرتے ہین تو
وے رایٹ یا وی سے کہتے ہین حالانکہ آئی کا موقع ہے
پس اسی قاعدہ پر توریت مین بھی بیان ہوا ہوگا جسکو
اب پادریصاحب نے اپنے اقانیم ثلثہ پر حمل دیا **خامساً**
دینیات مین خصوصاً عیسائیون کے نزدیک حکما کے اقوال

کا اعتبار نہین کیونکہ ان پیرون کی باتین جیسے ہا کرتے ہین
ویسے افلاطون وغیرہ حکماء کے اقوال سے استدلال کرنا بالکل عیسائی
مذہب کے خلاف ہی سادسا کہ قولہ کی ضمیر معلوم نہین کہ پادری
صاحب کدھر پھیرتے ہین کیونکہ اوپر سکا کوئی مرجع مذکور نہین۔
کما لا یخفی سابعا ان عبارت منقولہ مین بھی بہت سی
خیانتین کیگئی ہین کما ھو ظاھر من السیاق والسباق
تاسنا قد تقرر عند الحکماء انہ لا یتصور لہ تعالے
اجزاء حدیۃ یتالف منہا قوامہ تعالے لانہا اما
واجبات فی منفصلۃ الھویۃ مستغن بعضہا عن
بعض او ممکنۃ ھالکۃ الذات بالحقیقۃ
فکیف یتقوم بما لحق المحض کما لا یخفی۔
قولہ الاب والابن والروح القدس متحدین
بالماھیۃ الواحدۃ من حیث ھی متفاوتۃ بالنسبۃ
الی الافراد جمہور نسلیم کرتے ہین اقول پادریصاحب
کے مشن کے لوگ اگر اوس پر لاوین تو لاوین ورنہ اور کوئی
عاقل تو اسکو تسلیم نہین کرسکتا کیونکہ ماہیت الاب ازلی وابدی
ومستغن عن الحدوث والزوال ہی اور ابن کی ماہیت
اسکی بالکل خلاف اور روح القدس کے تو اردے وبیل بھی ماہیت
ہی گاہے بصورت کبوتر نظر پڑے اور کبھی سوریکی وقت
شعلے ہوے محسوس ہوے اور کبھی اندہے ولوبذر کے مانند
مانند ایک کبوتر مین کہسن پڑے پھر متفاوتہ الماہیت ومتفاوتہ
النسبت کیونکر ہوے اعدلوا یا صاحب الانصاف
مجتنبا عن التعصب والاعتساف۔
باقی برآیندہ۔

ف فیہ مر الی ابطال الاجزاء الذہنیۃ ایضا ۱۲-۱۲-۱۲-

لکچر کرنل الکاٹ بابت اسلام

مہاجت مدرسہ جوناگڈھ مین

ماہ مارچ ۱۸۸۷ء مین کرنل الکاٹ صاحب مع چند صاحبان کے جوناگڈھ مین تشریف لائے اور مہاجت مدرسہ کے نو تعمیر مکان مین اسلام پر ایک لکچر دیا۔ اس جلسہ مین جناب مستطاب نواب محمد سورخانصاحب بہادر والی ریاست بالاسنور جناب فیضمآب مدار المہام شیخ محمد بہاء الدین صاحب اور جناب دیوان صاحب اور جناب خیرات علی خانصاحب بنگش اور بہت سے اراکین دولت ورؤسای عظام شریک تھے۔ صاحب ممدوح نے وہ لکچر قبل سے لکھکر تیار نہین کیا تہا بلکہ مین وقت پر بکمال فصاحت وبلاغت بیان کیا ہے کوئی ایسا شخص موجود نتہا جو اس لکچر کو پورا لکھدیتا۔ باین ہمہ اس لکچر کا کچھ خلاصہ ذیل مین ذکر کیا جاتا ہے وہو ہذا۔ مجھے افسوس ہے کہ مین اردو نہین جانتا ورنہ اسی اسی زبان مین اپنے خیالات ظاہر کرتا۔ اول مجھے یہ بات کہنا ضرور ہے کہ مین خود مسلمان نہین ہون بلکہ تہیاسوفیکل سوسائٹی سے تعلق رکہتا ہون اور باین حیثیت سب کو تمام مذہب سے تعلق ہے اور میری ملت کا یہ اصل ہے کہ تمام ادیان کی عظمت اور بزرگی کو مانا جائے اور الحاد جو آجکل کے زمانہ مین پھیلتا ہے وہ روکا جائے اور تمام مذہبون کی خوبی خاص اصول سے جانچی جائے چنانچہ اسی بنا پر مین اس امر کا ثبوت دینا چاہتا ہون کہ اسلام ایک پاک دین ہے۔ اور جو کچھ اتہام اور الزام اسلام پر اور مقدس بانی اسلام پر لگائے گئے ہین اونکا جواب دون۔

اول امر جو کسی مذہب کی حقیقت کو ثابت کرسکتا ہی وہ عدل
و انصاف ہی یعنی اگر کسی مذہب مین عدل و انصاف کی خوبی
اور پابندی پیجاحد زور دیا جاتا تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی
ہے کہ یہ دین حق ہی اس لحاظ سے اسلام نہایت عمدہ دین خیال
کیا جاسکتا ہی۔ کیا معنی کہ اس امر پر اسلام مین اسقدر زور
ڈالا گیا ہی کہ منجملہ عقاید کے ایک یہ امر بھی ہے کہ روز قیامت
مین لوگون کے اعمال نیک و بد ترازو پر تولے جائینگے اور
جسکا پلہ بدی کا بال برابر بھی نیچا ہوگا وہ اپنی سزا سے
اعمال سے نہ بچیگا۔

دلیل دوم۔ اسلام کے حقیقت کی یہ ہی کہ ہمیشہ سے بعثت
رسل اونہین وقتون مین ہوتے ہین جبکہ دنیا مین تمام
خرابی اور بدی پھیل جاتی ہے اب ہم دیکھتے ہین کہ حضرت
سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے کچھ قبل کچھ
ایسی ہی کیفیت تھی اور تمام عالم مین اصلاح کی ضرورت
تھی۔

دلیل سوم قرآن شریف مین اگلی کتب سماوی کی پوری
مطابقت پائی جاتی ہے۔

دلیل چہارم اسلام الہام کا قایل ہے جو ایک ایسی چیز ہی
جسپر تمام ادیان کا اتفاق ہے۔ ہندو۔ پارسائی۔ بدھ
عیسائی۔ یہودی۔ سب ہی مذاہب الہام کے قائل رہے
ہین۔

پانچوین دلیل یہ ہی کہ تمام مذاہب اس بات پر متفق ہین کہ
آخر زمانہ مین ایک شخص ایسا پیدا ہوگا جو عالم کو پاک کریگا
چنانچہ اسلام کچھ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت
عیسےٰ آخر زمانہ مین آینگے اور عالم کو پاک کرینگے

الغرض حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی
بنا اونہین چیزون پر رکھی ہے جو انسان کے نیچر یعنے فطرت کے
مطابق ہین۔ اور یہ ایک عمدہ دلیل اس بات کی ہی کہ یہ دین حق اور
سچا ہی۔

چھٹی دلیل یہ ہی کہ قرآن شریف کی فصاحت ایسی ہے جسکے معارضہ
سے تمام شعرا اور بلغا عاجز آگئے۔ الغرض اس مین کچھ شک
نہین ہی کہ اسلام نے عام کی بڑی اصلاح کی اور طرح طرح کی خرابیان
جو اسوقت پھیل رہی تہین انکو دور کیا اسوقت مین عرب کے
تمام اطراف و جوانب مین عیسائی مذہب پھیلا ہوا تھا اور عیسائے
چال چلن مین نہایت بد تھے اور طرح طرح کے گناہون مین مبتلا
تھے بادشاہ ایسے جاہل تھے کہ دستخط تک بھی نہین کرسکتے تھے
علم اور دانایون مین پایا جاتا تھا سو وہ ہمیشہ باہمی لڑائی اور
جھگڑے مین مبتلا تھے۔ دین اسلام سے تمام عالم مین روشنی
پھیلی اور جو لوگ بدکار تھے اونکو سزا ملی اسلام نے نہایت
عمدہ سلطنتین قایم کین جس سے تمام دنیا کا بھلا ہوا۔

حق یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل
دنیا مین کوئی شخص معلوم نہین ہوتا ایک طرف انہون نے
دین غرا کی بنیاد ڈالی اور دوسری طرف سلطنت عظیم الشان
قایم کی۔

منجملہ دلایل پاک ہونے اسلام کے ایک یہ بھی ہے کہ اسلام کی غرض
دنیا کی بنیاد کاٹنی ہی جو ایک صاف دلیل اس بات کی ہی کہ
اسکے بانی کا دل دنیا کی محبت سے پاک تھا۔ علاوہ اسکے صفات
باریتعالے کا بیان قرآن شریف مین اس لطف و خوبی سے ہی کہ
شاید و باید۔ اور صرف یہ امر اس بات کی کافی دلیل ہے کہ
اس مذہب کے بانی نے اس دین کی بنا فریب اور دوکھے پر نہین

رکھی ہے۔ بلکہ جو کچھ انہون نے بیان کیا ہے اوسکا صدق دل سے
انکو یقین تھا چنانچہ کارلائل صاحب اپنی کتاب مین لکھتے
ہین کچھ شک نہین کہ بانی اسلام کو اپنی نبوت کا پورا یقین
تھا منجملہ دلائل حقیقت اسلام یہ دیا کچھ کم نہین کہ اسلام نے
شراب خواری کو گناہ کبیرہ قرار دیا اور اوس کے روکنے پر
کامل کوشش کی۔
حال کے زمانہ مین تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ منجملہ جرائم کے
جو ممالک یورپ مین مجرمون سے سرزد ہوتے ہین انمین سے
۹۳ فیصدی بسبب شراب کے سرزد ہوتے ہین اور ۳ فیصدی
شراب کے سوائے اور وجوہ سے۔
منجملہ خوبیون اسلام کی ایک یہ بھی قابل بیان ہے کہ اسلام نے
تمکو بڑی ترقی دی یورپیون کے علوم مین رہبر ہوے
اور بہت سی تحقیقات علمیہ جو زمانہ حال مین درجۂ کمال کو پونچی
ہین اونکی بنا علماے اسلام نے قرون متوسط مین ڈالی
ہے اب اگر کوئی اسلام پر یہ اعتراض کرے کہ اگر اسلام
خدائی دین ہے اور خدا کے طرف سے اوسکی تائید ہوئی
تھی تو کیا وجہ ہے کہ یہ دین تمام دنیا پر نہ پھیل گیا اور
جیسا اول معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کا کوئی خطہ اور کوئی گوشہ
اس سے نہ بچیگا وہ امر بعد مین ظہور مین نہ آیا۔ بلکہ آخر
کو اوسکی موجون کو اک روک ہوا تو اسکا جواب یہ ہے
کہ جن لوگون کے ہاتھ مین اسلام کی عنان پڑی وہ
لوگ خود کچھ مدت پیچھے بگڑ گئے یعنے خلفا مین عجب
سے بہت سی خرابیان آگئین۔ اور جو پاک کام خدا نے
آنحضرت سے کیا تھا اوسکو پیچھے ایمانداری سے پورا نہ کر سکے
بس انکی نالیاقتی اور گناہون کے سبب سے یہ پاک دین
دنیا کے تمام خطون اور گوشون مین نہ پھیل سکا۔
اب خلاصہ تمام اس لکچر کا یہ ہے کہ جب تک مسلمان
سچے نہون گے اور قرآن شریف کی پوری پیروی نہ
کرین گے اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے قول فعل کے تہ دل سے متبع نہون گے اسوقت
اپنی اوس خراب حالت سے جسمین فی زمانہ مبتلا
ہو رہے ہین کبھی نجات نہ پائین گے۔
مسلمانون کو ضرور ہے کہ اپنے مذہب پاک پوری اطاعت
کرین اور تمام معاصی اور مناہی سے اجتناب کرین
۔انتہی۔ اس لکچر کے اختتام پر نعرہاے خوشی بلند ہوے
اور جلسہ برخاست ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب ایڈیٹر صاحب منشور محمدی زادلطفہ۔ سلام علیکم۔ مدعا یہ ہے
کہ فقیر نے بنظر خیر خواہی اسلام بہ اہدایت واعظین ردنصاریٰ
اور مطلع کرنے پیجران مسیحی کے ایک مضمون موسوم بتشمیر
انتقام لکھا ہے اوسکو بذریعہ رقیمہ ہذا خدمت سامی مین بامید
طبع بلاغ کرتا ہون التماس ہے کہ اگر منظور و پسند طبع عالی
ہو تو درج اخبار نامدار ابہی کے فرما کر اقوام ہون منت فرمائیے

اعتراض مسیحیان

نمبر ۱ محمد صاحب نے ابتدا مین اہل عرب سے کہا لکم دینکم ولی
دین اس جملہ سے ثابت ہے کہ واسطے ترقی اسلام کے سختی کرنا محمد
صاحب کو ابتدا مین منظر نتھا کیونکہ قرآن مین لا اکراہ فی
الدین بھی پایا جاتا ہے مگر جب جمعیت زیادہ ہوئی تو دین کو بزور
شمشیر پھیلایا نمبر ۲ اور انکی پہلے اور دوسرے خلیفہ نے
اجداد بیت المقدس کی لڑائیون مین جبر و اکراہ سے

اشاعتِ دین کی - اور ہم لوگون مین واسطے ترقی دین
عیسوی کے سختی و جبر درست نہین اور نہ آج تک مسیحی مذہب
مین کسی نے سختی یا جبر یا اکراہ کو روا رکھا اور نہ واسطے ترقی
دین کے کبھی کسی قوم سے کوئی جنگ ہوی اور نہ کسی نبی نے واسطے
دین کے لڑائی کی یہہ سچا دین ہی جو اسمین داخل ہوتا ہی وہ کسی
لالچ یا خوف سے داخل نہین ہوتا -

شمشیر انتقام

تمہید اس کل ہفوات کا مطلب اصلی یہہ ہی کہ بانی
اسلام نے شمشیر کے زور سے دین کو پھیلایا - **واضح**
ہو کہ ہمنے اعتراض معترض کو بوجہ اسکے کہ از جانب تثلیث پرستان
ہے **تین حصون** پر منقسم کیا ہی اور بجہت تمیز نمبر ۱
و ۲ و ۳ ہر حصہ پر لکھدیا ہی - اعتراض ہذا مظہر ہے کہ مسیحی
نہ مضامین بائبل سے خبردار اور نہ علم تواریخ سے آگاہ ہین اقوال
پولوس کے مقلد ہین اور خاص اس زمانہ کے جملہ عیسائی فانذر
کے مقلد ہین دلیل یہہ ہی کہ **میزان الحق** وغیرہ مصنفہ
فانذر پر عمل ہی کیونکہ اعتراضات جو درج کتب مذکورہ ہین
اہل اسلام سے کرتے ہین - لہذا ضرور ہوا ہر حصہ کا جواب تحریر
کیا جاوے تاکہ کیفیت مضامین بائبل اور کتب تواریخ کی ہر
مسیحی پر منکشف ہو جاوے اور ناراستی سے طرف راستی کے رجوع
کرین اور تعصب اور ہٹ دہرمی کو پس پشت ڈالین **جواب**
حصہ ۱ جناب غیب پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہہ جملہ
حسب وحی الہی ارشاد فرمایا اسکی کیا وجہ ہے - تعصب کو چھوڑ کر
انصاف سے تحقیقات کرنا چاہئے کہ اسکا شانِ نزول کیا ہے
اور یہہ منسوخ ہی یا محکم - اور منسوخ ثابت ہو جاوے تو لایق
حجت نہین ورنہ لایق اعتبار - کیونکہ احکامات منسوخہ بائبل
مین بھی موجود ہین - اختتام دینی مباحثہ فانذر صفحہ ۱۱۷ مین ہے
(کہ توریت مین نہ در اصول ایمانیہ بلکہ صرف فروعات کی مسلمون
مین نسخ ہوا ہی) گو فانذر نے بہ تیزی طبع اپنی ذریات کو دکھانا
باین لفظ فریب دیا (بلکہ صرف فروعات مین) لیکن ہمارا مدعا حاصل
ہی کیونکہ نسخ کا اقرار ہی - اور انجیل سے بھی ناسخ و منسوخ
ثابت ہی دیکھو متی ۱۰ - ۵ - و ۶ (یا درلیون کہ یسوع نے فرما کے بھیجا
کہ غیر قومون کیطرف نہ جانا اور سامریون کی کسی شہر مین داخل
نہونا بلکہ پہلے اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوی بھیڑون کے پاس جاؤ
۱۵ و ۲۴ - (اس نے جواب مین کہا مین اسرائیل کے گھر کی کھوئی
ہوی بھیڑون کے سوا کسی پاس نہین بھیجا گیا - یہہ دونو حکم مسیح نے
حسب قاعدہ و اقرار مسیحیان حکم مندرجہ متی ۲۸ باب ۱۹ سے منسوخ
کئے پس جبکہ احکامات کا ناسخ و منسوخ ہونا توریت و انجیل سے
ثابت ہی تو انصاف یہہ ہی کہ جس دلیل اور وجہ سے توریت و انجیل کے
مقام منسوخہ لایق جرح اور قدح نہین سمجھے اوسیطور سے اگر قرآن
شریف مین ناسخ و منسوخ مقامات ہوا سکو بھی ویسا ہی تصور کرنا
چاہیے پس عقلا ایسے معترض کو جاہل اور متعصب تصور کرتے ہین -
واضح ہو کہ معترض نے جو کلمات کہ اثبات دعوی مین پیش کئے
وہ سورہ کافرون مین موجود ہین اور مفسرین قرآن کا اسپر
اجماع ہی کہ یہہ سورہ منسوخ الحکم ہے شانِ نزول اسکا ہی کہ
کفار مکہ ابوجہل وغیرہ نے معرفت حضرت عباس کے جناب رسول
خدا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیام دیا کہ ایک سال تک
تم ہمارے معبودون کی پرستش کرو تو ہم بھی ایک سال تک
تمہارے خدا کی عبادت کرین جسوقت یہہ پیام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لائے اوسیوقت جبرئیل سورہ کافرون لیکر خدمت والا مین حاضر ہوے
اور عرض کیا کہ یہہ جواب سوال کافرین کا ہی بحکم خدا لیکر حاضر ہوا

ہون چنانچہ حضرت نے بموجب فرمان رب العزت کافرین کو
معرفت پیام سر کے جواب دیدیا جیسا کہ معنی سورہ سے ظاہر ہی اس جواب
سے حکیم علی الاطلاق کی حکمت بالغہ یہ ظہار ہوئی کہ اوسکو علم
تھا کہ میرے حبیب کے ذمہ کفار و یہود و نصاریٰ یہ اتہام لگاوینگے
کہ بانی اسلام نے بزور تلوار دین پھیلایا لہذا اس اتہام کے رفع کے
واسطے ابتداء مین حکم قتال نافذ نہ فرمایا اور اسقدر کفار اور غیرہ
ساکنان مکہ معظمہ مدینہ طیبہ کو قبل از نزول آیت سیف دائرہ اسلام
مین داخل کیا کہ ایک مجمع غفیر اور انبوہ کثیر کفار سے بمقام حدیبیہ
بعد نزول آیۂ بالا مقابلہ کیا اور غالب آئے بعد ساکنان مکہ پر
بعد جنگ شدید منصور ہوے اگر کسی تواریخ سے قبل از جنگ حدیبیہ
تیغ رانی ثابت ہو تو برائے اثبات دعوی کے پیش کرے ورنہ
دعوی بیجا سے تائب ہوا و ہم واسطے اثبات دعوی اپنے کے
شان نزول آیۂ سیف کو جو ناسخ سورہ ہا کافرون کے حکم کی ہی
تحریر کرتے ہین۔ وھو ھذا ۱۔ جس سال مین کہ جناب
والا محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کبار ایک جماعت
کے ساتھہ عمرہ کی نیت سے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو تشریف لئے
جاتے تھے اثناء راہ مین بمقام حدیبیہ مشرکین بے ادب اور جاہلان
عرب نے روکا اسوقت یہہ تصفیہ فیمابین باخود ہا بطور صلح کے
ہوا کہ اگلے سال مسلمان لوگ مکہ مین آوین اور ہم لوگ تین روز
کے واسطے شہر خالی کر دین تاکہ مسلمان فراغت سے رسومات
عبادت ادا کرین چنانچہ حضرت اوس سال واپس تشریف لیگئے اور
دوسرے سال جب عمرہ قضا کرنے کی نیت سے حضرت نے ارادہ
مکہ معظمہ کا فرمایا تو صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کو تامل ہوا
کہ مبادا قریش عہد شکنی کر کے لڑائی شروع کرین اور ماہ
حرام اور بلدہ حرام مین قتال منع ہی اسوقت آیۂ سیف نازل

ہوی واسطے رفع تردد صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقاتلوا فی
سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب
المعتدین یہہ ارشاد فرمایا کہ واقتلوھم حیث ثقفتموھم
واخرجوھم من حیث اخرجوکم مین پوری تسلیم اور پوری
تعلیم فرماوی آیات ہذا کے شان نزول سے ثابت ہی کہ جب
صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیال عہد شکنی کفار کا
گزرا بلکہ ویسا ہی ہوا کہ مشرکین نے عہد شکنی کی ثابت
لہذا علت قتال عہد شکنی ثابت ہوی کہ کفار کی جانب سے
بابت قتال کے سبقت دیکھنے کتب کثیر و تواریخ سے ثابت ہی
چنانچہ شہادت اسکے قول گاڈفری ہنکس سے ظاہر ہی قولہ سیر
عرب نے جب پیغمبر اسلام کو تنگ کیا اور مسلح ہوکر قتال شروع
کیا اوسوقت یہ مجبوری بانی اسلام تلوار کا جواب تلوار سے
دیا اور قتال کو بانی اسلام سے اہل عرب نے ایجاد کرایا اگر وہ لوگ قتال
بند کرتے تو اہل اسلام تلوار نہ پکڑتے بلکہ اونکی جانب سے شمشیر رانی
مین سبقت نہین ہوی۔ اور پھر تحریر کیا ہی قولہ یہہ خیال کرنا
ایک بہت بڑی غلطی ہی کہ دین محمدی بزور شمشیر پھیلا۔ اور
پھر لکھا ہی قولہ کہ اکثرون کی رائے ہی کہ سیل صاحب اسباب سے
بخوبی واقفیت رکھتے ہین اور یہہ نہین خیال کیا جا سکتا ہی کہ
اونہون نے کچھہ مسلمانون کی رعایت بیجا کی ہو کیونکہ وہ شخص
پکا عیسائی تثلیث کا معتقد ہی اوسکا قول ہے کہ مین نے
اون وجوہات کو اس مقام پر دریافت نہین کیا جن سے دین
محمدی کو دنیا مین مقبولیت بے مثل حاصل ہوی ہی کیونکہ
وہ لوگ نہایت دھوکہ کھاتے ہین جو خیال کرتے ہین
کہ وہ صرف بزور شمشیر پھیلا ہی یا کس ذریعہ سے دین مذکور
کو اون قوموں نے جنہون مسلمانون نے کبھی فوجکشی نکی تھی

اور انہیں لوگون نے کیون قبول کیا جنہون نے اہل عرب کو انکی فتوحات سے محروم کیا اور اُن کی سلطنت بلکہ انکی خلیفون کا خاتمہ کردیا با این ہمہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بات اس سے بڑھکر بھی جو ایک مذہب مین عموماً خیال کیجاتی ہی اور جس سے کہ ایسی ترقی عجیب ہوئی انتھی ۔) اور کیپن صاحب کا قول ہی کہ (افریقہ اور ایشیا کے لکو کہنا مسلمان نومسلم جنہون نے عرب کے مسلمانون کی تعداد بڑہائی ایک خدا اور ایک رسول پر ایمان لانے مین فریفتہ ہوگئے تھے نہین کہ اوپر کہیہ دباؤ تہا انتھی) اور کرسچن اسٹار یعنی کوکب عیسوی مطبوعہ ۱۸۷۶ء مئی ۱۸۷۶ء مین پادری ۔ جی ۔ ایچ ۔ سمور صاحب لکھتے ہین کہ (اکثر مسیحیون کا یہہ دعوی ہی کہ اسلام کی بنیاد تلوار سے ثابت ہی لیکن اس زمانہ مین ہم کیا دیکھتے ہین کہ بغیر تلوار کے یہہ مذہب ملک چین کے چارون طرف ترقی پاتا ہی اور ملک ہند مین اگرچہ جہاد کی صورت مطلق نہین ہوسکتی تاہم ہمارے بڑے بڑے شہرون مین ہندو لوگون کی بیچ قومین کثیر ساتھ محمدی ہوکر اپنے قوم کی برائی سے رہائی پاتے ہین اور اہل اسلام کے شریف لوگون کے برابر نام پاتے ہین) اب حق پسند و شہادت ہائے بالا کو دیکھو اور دعوئی باطل سے تائب ہو اور لا اکراہ فی الدین کی نسبت قول مفسرین ہی کہ اگر کفار جذیہ دین اور اطاعت قبول کرین تو جبر نہ کرو اور یہہ بھی لکھا ہی کہ آیت سیف سے لا اکراہ کا حکم بھی منسوخ ہی ۔ اب ہم سبب قتال تحریر کرتے ہین ۔ خداوند عالم جلشانہ نے حکم قتال جناب پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کو بدین وجہ فرمایا کہ معرفت موسی بنی اسرائیل کو یہہ خبر دی تہی کہ اگر تم میری مخالفت کروگے اور میرا کہنا نہ مانوگے تو مین تمہارے گناہون کے موافق تمہارے اوپر بلائین نازل کرونگا اور اگر تم اون چیزون سے نہ سدہرو کہ میری طرف پہرو بلکہ میری مخالفت پر چلو تو مین بھی تمہاری مخالفت پر چلونگا اور مین تمہارے گناہون کے لئے تمہین مارونگا اور تمپر اوس تلوار کو جو میرے عہد کے جہگڑے کا بدلہ لینے والے ہی اوتارونگا احبار ۲۶ باب) اور داؤد نے ارشاد فرمایا کہ (خدا کی ثنا مین انکی زبان پر ہو وین اور ایک دو دہاری تلوار اونکی ہاتہون ہو تاکہ غیر قومون سے انتقام لیوین اور لوگون کو سزا دیوین کہ اونکے بادشاہون کو زنجیرون سے اور اونکے امیرون کو لوہے کی بیڑیون سے جکڑین تاکہ اون پر فتوی جو لکہا ہو لیہی جاری کرین کہ اوسکے پاک لوگون کی یہی شوکت ہی زبور ۱۴۹) اور ملاکی نبی قول خدا فرماتے ہین (دیکھو وہ دن آتا ہی جو تنور کے مانند سوزان ہوگا تب سارے مغرور اور ہر ایک جو بدکاری کرتا ہی کہونٹ کے مانند ہونگے ۔ اور وہ دن جو آتا ہی انکو جلا دیگا نہ انکی جڑ نہ پہونگا نہ ڈالی لیکن تم جو میرے نام سے ڈرتے ہو آفتاب صداقت طلوع ہوگا ملاکی ۴ باب) اور جناب مسیح فرماتے ہین (درختون کی جڑ پر کولہاڑا رکہا ہی ہر ایک درخت جو اچھا پہل نہین لاتا کاٹا اور آگ مین ڈالا جاتا ہی متی ۳ باب) قول ثانی انگورستان کو مالک آویگا تو اُن باغبانون کے ساتھ کیا کریگا ۔ وے اوس سے بولے اون بدون کو بڑی طرح مار ڈالیگا اور انگورستان کو اور باغبانون کو سونپیگا جو اسے موسم پر میوہ پہونچاوین اسی ہی ۲۱ باب) ان مقامات مقدسہ کے مضامین سے ثابت ہی ایک ایسے ہی اولوالعزم صاحب سیف کی خبر خدا نے معرفت انبیا علیہم السلام کے ارشاد فرمائی جو صاحب السیف اور انتقام لینے والا ہوگا ۔ وجہ انتقام مضامین بالا سے

یہہ ثابت ہی کہ بوجہہ نافرمانی۔ کیونکہ احبار مین شروع
سے یہہ مضمون ہی (تم اپنے لئے بتون کو یا کسی تراشی ہوی
صورت کو نہ بنائیو اور نہ پوجنے کی لاٹ کو کھڑا کرو اور
نہ اپنے لئے کوئی صورت دار پتھر اپنے ملک مین قایم کرو کہ اسکے
آگے سجدہ کرو انتہی ۔ اسی بنیاد پر حکم مندرجہ احبار ہی۔ اور
قول داؤد سے بھی واضح ہے۔ کہ وہ ایک نبی اولوالعزم صاحب
رو دھاری تلوار کی نسبت خبر ارشاد فرماتے ہین تاکہ غیر قومون
سے انتقام لے۔ ظاہر ہی کہ غیر قوم یعنی غیر امت وہی ہی جو نافرمان
ہے اور ملاکی نبی نے بھی اوس نبی کے ایام کی خبر دی کہ جسکا
وقت مثل تنور کے ہے کیونکہ وہ آفتاب صداقت ہی۔
اور جناب مسیح نے بھی نسبت بداعمالون کے تمثیلاً ارشاد فرمایا
کہ کاٹے اور آگ مین ڈالے جائینگے۔ اور دوسرے مقام پر جواب
باغبانون سے ظاہر ہے کہ نافرمانو سزا دیجائیگی۔ پس خیال کرنا
چاہئے کہ اگر اقوال مذکورہ صحیح ہین تو مبعوث ہونا صاحب السیف کا
ضرور ہے ورنہ تکذیب اقوال بالالازم آوے گی۔

باقی آیندہ ۱۲

اشتہار تفسیر حقانی

اردو سلیس مین بھی تفسیر تحریر کی گئی ہے اس تفسیر
کے چھ جلدین ہین اور ایک مقدمہ۔ مقدمہ بھی ایک ضخیم کتاب ہے
جسمین خدا کی ذات وصفات اور نبوت اور ملائکہ اور الہام
اور دوزخ وجنت کی حقیقت سے بحث ہی اور پادریون
اور پنڈتون اور دہریون اور برہمون اور آریہ وغیرہم

مخالفین کے شکوک کا جواب باصواب ہے پھر مجملاً
مطالب قرآن کی تشریح اور عرب کی حالت سابقہ اور
مصطلحات قرآن کا بیان ہے اور ساتون قرأت
اور دیگر امور متعلقہ باصول تفسیر کا بیان ہی پھر مقدمہ چھپ
چکا بڑی تقطیع پر ساڑھے بارہ جزو مین ہے اس
کی قیمت مع محصول ڈاک چار ہین اول جلد کہ جسکو
باعتبار مقدمہ کے جلد ثانی کہا جاتا ہے وہ بھی چھپ چکا
اس مین ایک پارہ الٓمٓ کی تفسیر ہے اسی تقطیع کلان پر پچھتر
تین سو صفحے مین سر صفحہ پر آیات لکھے ہین انکے نیچے ترجمہ
بامحاورہ پھر خط کھینچکر اس کی ترکیب نحوی پھر حل قلم
سے لفظ تفسیر لکھکر انکے معنے لکھے ہین اسکے بعد مفسرین
کے اقوال امثل سے قوی اور محکم کا بیان ہے اور آیت
پہلی آیت سے ربط اور شان نزول بروایات صحیحہ اور علم معانی
وبلاغت کے متعلق ابحاث اور دیگر امور جو دیکھنے سے
علاقہ رکھتے ہین اس جلد کی قیمت مع محصول لاہور ہین تیسری
جلد زیر طبع ہے اور جو حامیان اسلام ان سب جلدون
کی قیمت پندرہ روپیہ پیشگی دیکر مدد کرتے ہین یا یونہی
بطور مدد کتاب کے کچھ عنایت فرماتے ہین انکے اسمای
گرامی ٹیٹر پر چھپتے ہین۔

پس جو صاحب ہمدردی اسلام سے پیشگی قیمت عطا
فرمائین تو خاص شہر کے پاس براہ راست بھیجین
اور ہر جلد بھی قیمت بھیجنے سے مل سکتی ہے۔

المشتہر عبدالحق دہلوی وجیہ ایمان

در مطبع بحر الاسلام بگلور باہتمام محمد شریف طبع شد